عالمی مسیحی آبادی -- کچھ اعداد و شمار

مغرب کی مسیحی تنظیمیں اور ادارے عالمی آبادی میں رد و بدل پر نظر رکھتے ہیں' اور اپنی عددی قوت کا جائزہ لیتے رہتے ہیں۔ کیتھولک چرچ کی طرف سے "چرچ ایر بک" شائع ہوتی ہے اور پروٹسٹنٹ چرچ اپنے طور پر' نیز "تبلیغیات" (Missiology) کے ماہرین وقتاً فوقتاً اپنی تحقیقات کے نتائج شائع کرتے رہتے ہیں۔ ذیل میں پہلے کیتھولک "چرچ ایر بک" سے آبادی کے لحاظ سے کیتھولک دنیا کی صورت حال پیش کی جاتی ہے' اور پھر "ورلڈ ایو نجلیکل فیڈریشن" کے حالیہ اجتماع کے موقع پر شائع شدہ کچھ اعداد و شمار دیے جاتے ہیں۔ مدیر

(ا)

اس سے پہلے کہ کیتھولک آبادی کے اعداد و شمار پر گفتگو کی جائے۔ دنیا کی مجموعی آبادی اور مسیحی آبادی کی شرح افزائش پر ایک نظر ڈالنا ضروری ہے۔ اقوام متحدہ کے جاری کردہ اعداد و شمار کی رو سے شرح افزائش کا رجحان یہ رہا ہے:

براعظم	عالمی آبادی میں اضافہ	مسیحی آبادی میں اضافہ
	فیصد	فیصد
ایشیا	۱٫۴۱	۲٫۶۱
افریقہ	۲٫۶۱	۲٫۹۹
شمالی امریکہ	٫۷۹	٫۷۲
جنوبی امریکہ	۱٫۵۴	۱٫۵۵
آسٹریلیا(مع جزائر)	۱٫۳۳	۱٫۰۱

کیتھولک "چرچ ایر بک" میں ۳۱ دسمبر ۱۹۹۵ء تک کے اعداد و شمار دیے گئے ہیں۔ ان کے مطابق ۱۹۹۵ء میں عالمی آبادی میں ۸ کروڑ ۶۵ لاکھ چار ہزار نفوس کا اضافہ ہوا۔ یہ اضافہ پچھلے برسوں کی نسبت تقریباً" ایک کروڑ زیادہ ہے۔ براعظموں کے لحاظ سے اضافہ آبادی کی صورت یہ

رہی۔ ایشیا پانچ کروڑ چالیس لاکھ' افریقہ دو کروڑ سے کچھ زائد' جنوبی و شمالی امریکہ ۶۵ لاکھ سے زائد' یورپ پچاس لاکھ اور آسٹریلیا (وملحقہ جزائر) تین لاکھ ۶۴ ہزار۔

۱۹۹۵ء میں کیتھولک آبادی میں ایک کروڑ ۳۴ لاکھ ۲۹ ہزار کا اضافہ ہوا۔ (ایشیا دس لاکھ' افریقہ ۴۱ لاکھ ۹۹ ہزار' یورپ ۱۴ لاکھ ۹۴ ہزار' شمالی و جنوبی امریکہ ۳۱ لاکھ ۶۷ ہزار)۔ اس اضافے کے باوجود ۱۹۹۵ء میں جس نسبت سے آبادی میں اضافہ ہوا ہے' کیتھولک آبادی اس نسبت سے نہیں بڑھ سکی۔ آبادی میں اضافے اور کیتھولک آبادی میں بڑھوتری کے درمیان نسبت مندرجہ ذیل جدول سے واضح ہے۔

جغرافیائی خطہ	کیتھولک آبادی (فیصد)		تبدیلی (فیصد)
	۱۹۹۴ء	۱۹۹۵ء	
دنیا	۱۷ء۴۲	۱۷ء۴۰	-۰ء۰۲
ایشیا	۳ء۸۴	۳ء۹۳	+۰ء۰۹
افریقہ	۱۴ء۵۸	۱۴ء۷۵	+۰ء۱۷
شمالی و جنوبی امریکہ	۶۳ء۴۱	۶۳ء۲۷	-۰ء۱۴
یورپ	۴۰ء۶۸	۴۰ء۶۱	-۰ء۰۷
آسٹریلیا (وملحقہ جزائر)	۲۷ء۵۶	۲۷ء۵۵	-۰ء۰۱

ایشیا اور افریقہ کی مجموعی آبادی میں کیتھولک آبادی میں فیصد اضافہ ہوا ہے اور باقی چار براعظموں میں فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ ایشیا اور افریقہ میں افزائش' امریکہ کی نسبت فیصد آبادی اورتعداد دونوں لحاظ سے زیادہ ہے۔ افریقہ میں کیتھولک آبادی بڑھی ہے' مگر پچھلے برسوں کی نسبت کچھ کم شرح سے (۰ء۰۵ فیصد کمی)۔ یورپ اور امریکہ میں آبادی میں فیصد کمی ہوئی ہے' تاہم یورپ میں کمی کی رفتار کم ہوگئی ہے۔ پہلے کیتھولک آبادی ۰ء۲۱ فیصد کے حساب کے کم ہو رہی تھی' اور اب یہ رفتار ۰ء۰۷ فیصد ہے۔ کیتھولک مسیحیت کے لیے سب سے زیادہ تشویش ناک صورت حال جنوبی امریکہ میں ہے جہاں ۱۹۹۴ء میں کیتھولک کل آبادی کا ۸۹ء۱۵ فیصد تھے اور اب ۸۸ء۱۱ فیصد رہ گئے ہیں۔ جنوبی امریکہ کے کیتھولک براعظم میں یہ تبدیلی کیتھولک چرچ کے لیے چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔ نومبر ۱۹۹۶ء میں امریکی سنڈ میں اس پر غور و فکر کیا گیا ہے اور

صورت حال پر قابو پانے کے لیے تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

(۲)

مسیحیت کا آغاز بیت المقدس سے ہوا' مگر جب مسیحیت ترکی اور یونان کے خطوں میں پھیلی تو مسیحی آبادی کا غالب حصہ رومی سلطنت کے مغربی حصے میں تھا' ایک عرصے تک چرچ پر رومن چھائے رہے' پھر "تحریک اصلاح مذہب" کے بعد پروٹسٹنٹ آبادی کا بڑا حصہ شمالی یورپ اور انگلستان میں مرکوز ہو گیا۔ دور جدید میں آبادی کے لحاظ سے شمالی امریکہ نے وہی اہمیت حاصل کر لی ہے جو کبھی یورپ کو حاصل تھی۔ اب مسیحی آبادی میں ہونے والی تبدیلیوں کے نتیجے میں مرکز ثقل مغربی دنیا -- یورپ و امریکہ -- سے تیسری دنیا (لاطینی امریکہ' افریقہ اور ایشیا) میں منتقل ہو رہا ہے۔ ۱۹۶۰ء کے عشرے میں کل مسیحی آبادی کا نصف یورپ اور شمالی امریکہ میں آباد تھا' اب ان براعظموں میں کل مسیحی آبادی کا صرف ۳۸ فیصد رہتا ہے اور ۲۰۰۰ء تک یہ تناسب مزید کم ہو کر ۳۱ فیصد رہ جائے گا۔

اس تبدیلی میں مغربی نوآبادیاتی بالادستی اور تبشیری تنظیموں نے گزشتہ ڈیڑھ صدی میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ ایشیا و افریقہ کے بعض ملکوں میں جہاں کبھی کوئی مسیحی نہیں تھا' آج وہاں قابل لحاظ مسیحی آبادیاں ہیں۔ بیسویں صدی کے آغاز میں ایشیائی مسیحی برادری عالمی مسیحی آبادی کا صرف ۴ فیصد تھی' مگر اب یہ مسیحی برادری کا تقریباً" پانچواں حصہ یعنی ۲۰ فیصد ہے۔ جنوبی کوریا جہاں ۱۸۸۴ء میں پہلا پروٹسٹنٹ چرچ بنا تھا' اب دنیا کی بیس بڑی بڑی مسیحی جماعتوں میں سے دس یہاں ہیں' اور سب سے بڑی جماعت بھی یعنی فل گاسپل سنٹرل چرچ بھی یہیں سیول میں ہے۔ برما بدھ مت کے پیروکاروں کی بڑی آبادیوں میں سے ایک ہے اور یہاں دس لاکھ سے زیادہ پگوڈے ہیں' مگر آج ۵ فیصد شرح افزائش آبادی کے اس ملک میں شرح افزائش مسیحیت ۶ فیصد ہے۔ مسیحی مبشرین کو زیادہ کامیابی اقلیتوں میں حاصل ہوئی ہے۔ کرن' کچن اور چن قبائل مسیحی ہیں جو زیادہ تر بنگلہ دیش اور ہندوستان کی سرحد پر آباد ہیں۔

۱۹۰۰ء میں افریقی مسیحی آبادی ۸۸ لاکھ' یعنی عالمی مسیحی آبادی کا ۲ فیصد سے بھی کم تھی' مگر ۲۰۰۰ء میں بڑھ کر ۳۳ کروڑ اسی لاکھ ہوجائے گی اور یہ عالمی مسیحی آبادی کے ۱۷ فیصد کے برابر ہے' صرف یوگنڈا کی دو کروڑ بیس لاکھ آبادی میں ۸۰ فیصد مسیحیت کے پیروکار ہے۔

عالمی سطح پر آبادی میں اس تبدیلی سے مسیحی تبشیری تنظیمیں پورے طور پر آگاہ ہیں اور مسیحی

قیادت، نیز علم الہیات میں اس کے مطابق رد و بدل ہو رہا ہے۔ غریب ملکوں کے مسائل مغربی دنیا سے بالکل مختلف ہیں، اور اسی تناظر میں تیسری دنیا کے چرچ اور چرچ رہنما نقشہ کار ترتیب دینا چاہتے ہیں۔ گزشتہ سال "ورلڈ ایونجلیکل فیڈریشن" کے اجلاس (مئی ۱۹۹۷ء) میں ۱۱۵ ممالک کی ۱۱۰ تبشیری تنظیموں کے نمائندوں نے اس مسئلے پر بھی غور و فکر کیا تھا۔ واضح رہے کہ "ورلڈایونجلیکل فیڈریشن" کے قائد کا تعلق فلپائن سے ہے اور تنظیم کے مرکزی دفاتر سنگاپور میں واقع ہیں۔

"کیسٹن انسٹی ٹیوٹ" - ماضی اور حال

"لائبریریئنز کرسچن فیلو شپ" Librarians' Christian Fellowship (برطانیہ) کے ایک وفد نے اکتوبر ۱۹۹۷ء میں "کیسٹن انسٹی ٹیوٹ - آکسفرڈ" کا دورہ کیا جس کی رپورٹ فیلو شپ کے سیکرٹری جناب گراہم ہیڈز نے لکھی ہے۔ ذیل میں اس کے ایک حصے کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ مدیر)

جناب مائیکل بورڈیکس نے سوویت یونین میں اپنے ابتدائی تجربات کے نتیجے میں ایک ادارہ "مرکز برائے مطالعہ مذہب و کمیونزم" (Centre for the Study of Religion and Communism) کی بنیاد رکھی تھی۔ یہ ادارہ آج کل "کیسٹن انسٹی ٹیوٹ" کہلاتا ہے۔ جناب مائیکل بورڈیکس طلبہ کے اس پہلے گروپ سے تعلق رکھتے ہیں جسے برٹش کونسل کی جانب سے ۱۹۵۹ء میں سوویت یونین میں حصول تعلیم کے لیے بھیجا گیا تھا۔ اس دور میں سوویت رہنما طلبہ کے تبادلے میں بڑی دلچسپی رکھتے تھے، اس طرح انہیں طلبہ کے پردے میں اپنے جاسوس برطانیہ بھیجنے کا موقع ملتا تھا۔ جب بورڈیکس سوویت یونین گئے تو یہ وہ دور تھا جب خروشیف کے زیر اقتدار مذہب دوستوں کو تنگ کرنے کا ایک نیا سلسلہ شروع ہوا تھا اور ایک جریدہ Science and Religion (مذہب و سائنس) اس مہم میں پیش پیش تھا۔ جناب بورڈیکس نے مذہب کی بنیاد پر لوگوں کو تکلیفیں برداشت کرتے دیکھا، ملک کے مختلف حصوں میں مسیحیوں سے ملاقاتیں کیں، ان کی ایذا رسیدگی کی شہادتیں جمع کیں اور پھر یہ ثبوت سوویت یونین سے باہر لانے میں کامیاب ہوئے۔ اس وقت سوویت یونین میں مذہبی زندگی کے بارے میں مغرب میں کوئی کتاب دستیاب نہ تھی۔ جناب مائیکل بورڈیکس نے اپنے تجربات کی بنیاد پر "عوام کی افیون" (Opium